مال تجارت پر زکوٰۃ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

مال تجارت نصاب (ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت) کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے، تو زکوٰۃ فرض ہے، اس پر قرآن مجید، اجماع امت اور صحابہ وتابعین کے آثار دلیل ہیں۔

قرآنی دلائل:

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾

''اہل ایمان! اپنی حلال کمائی سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔''

(البقرة : 267)

امام مجاہد بن جبر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''اس آیت سے مراد مال تجارت ہے۔''

(تفسير الطبري : 695/4، وسندهٗ صحيحٌ)

② اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾(التوبة : 103)

''ان کے اموال سے زکوٰۃ وصول کیجیے۔''

③ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾(المعارج : 24)

''ان کے اموال میں (غربا و مساکین کا) مقررہ حق ہے۔''

ان آیات میں مال عام ہے، سامان تجارت کو بھی شامل ہے۔

حدیثی دلائل:

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ .

''خالد نے اپنی زرہیں اور جنگی ساز و سامان کو اللہ کے راستے میں وقف کر دیا ہے۔''

(صحيح البخاري : 1468، صحيح مسلم : 983)

اس حدیث کی شرح میں حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اِسْتَنْبَطَ بَعْضُهُمْ مِنْ هٰذَا وُجُوبَ زَكَاةِ التِّجَارَةِ، وَبِهٖ قَالَ جُمْهُورُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ .

''بعض اہل علم نے اس حدیث سے مال تجارت میں زکوۃ کے وجوب پر استدلال کیا ہے، سلف اور خلف میں جمہور اہل علم کا یہی مذہب ہے۔''

(شرح النووي : 56/7)

جب عمال نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے آلات حرب کو سامانِ تجارت سمجھتے ہوئے زکوۃ کا مطالبہ کیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ یہ سامان راہِ خدا میں وقف ہے، سامانِ تجارت نہیں۔ مطلب یہ کہ وہ سامان مال تجارت ہوتا، تو زکوۃ کا مطالبہ درست تھا۔

② سیدنا قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ، فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ .

''تاجرو! بلاشبہ خرید وفروخت میں لغوبات اور (جھوٹی) قسم داخل ہو جاتی ہے، لہٰذا اسے صدقہ کے ذریعہ پاک کریں۔''

(سنن أبي داود : 3326، سنن النسائي : 3800، سنن الترمذي : 1208، سنن ابن ماجه : 2145، وسندهٗ صحيحٌ)

اس کی بے شمار اسانید ہیں۔ ائمہ حدیث نے اس کی تصحیح کی ہے۔

③ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا، تو فرمایا:

أَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ .

''اہل یمن کو خبر دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوۃ فرض کی ہے، جو ان کے امیروں سے لی جائے گی اور فقیروں میں بانٹ دی جائے گی۔''

(صحيح البخاري : 1395، صحيح مسلم : 19)

سامانِ تجارت مال ہے، اس حدیث کے عموم میں داخل ہے۔

اجماع:

① امام قاسم بن سلام رحمہ اللہ (۲۲۴ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ الزَّكَاةَ فَرْضٌ وَاجِبٌ فِيهَا وَأَمَّا الْقَوْلُ

الْآخَرُ فَلَيْسَ مِنْ مَذَاهِبِ أَهْلِ الْعِلْمِ عِنْدَنَا .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ مال تجارت میں زکوۃ فرض واجب ہے، اس کے برخلاف ایک قول ہے، جو ہمارے مطابق اہل علم میں سے کسی کا مذہب نہیں۔''

(الأموال : 1202)

② امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ فِي الْعُرُوضِ الَّتِي تُدَارُ لِلتِّجَارَةِ الزَّكَاةَ إِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ مال تجارت پر سال گزر جائے، تو اس پر زکوۃ ہے۔''

(الإجماع : 115، المجموع شرح المهذب للنووي : 47/6)

آثار صحابہ ومحدثین:

① سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لَيْسَ فِي الْعُرُوضِ زَكَاةٌ إِلَّا مَا كَانَ لِلتِّجَارَةِ .

''سامانِ تجارت کے علاوہ سامان پر زکوۃ نہیں۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقي : 174/4، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع:۶/۴۶) نے اس اثر کی سند کو ''صحیح'' اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (الدرایۃ:۱/۲۶۱) نے اس اثر کو ''صحیح'' کہا ہے۔

یہ قول ذکر کرنے کے بعد حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ .

''اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے۔''

④ امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے زریق بن حیان رحمہ اللہ کو خط لکھا:

أَنِ انْظُرْ مَنْ مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَخُذْ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، مِمَّا يُدِيرُونَ مِنَ التِّجَارَاتِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا، دِينَارًا .

''مسلمانوں کے تجارتی سامان میں ہر چالیس دینار پر ایک دیناز کوۃ وصول کیجئے۔''

(مؤطأ الإمام مالك :255/1، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا صَدَقَةَ فِي اللُّؤْلُؤِ، وَلَا زَبَرْجَدٍ، وَلَا يَاقُوتٍ، وَلَا فُصُوصٍ، وَلَا عَرْضٍ، وَلَا شَيْءٍ لَا يُدَارُ، وَإِنْ كَانَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ يُدَارُ فَفِيهِ الصَّدَقَةُ فِي ثَمَنِهِ حِينَ يُبَاعُ .

''موتی، زبرجد، یاقوت، فصوص، سامان اور جس چیز کی تجارت نہ کی جائے، میں زکوۃ نہیں۔سامانِ تجارت کی قیمت فروخت پر زکوۃ ہے۔''

(مصنف ابن إبي شيبة : 144/3، وسندهٗ حسنٌ)

نیز آپ رحمہ اللہ سے سوال ہوا:

تَاجِرٌ لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ فِي أَصْنَافٍ شَتّٰى، حَضَرَ زَكَاتُهُ، أَعَلَيْهِ أَنْ يُقَوِّمَ مَتَاعَهُ عَلٰى نَحْوِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهُ ثَمَنَهُ فَيُخْرِجُ زَكَاتَهُ؟ قَالَ : لَا، وَلٰكِنْ مَا كَانَ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَخْرَجَ مِنْهُ زَكَاتَهُ، وَمَا كَانَ مِنْ بَيْعٍ أَخْرَجَ مِنْهُ إِذَا بَاعَهُ .

''ایک تاجر کے پاس کئی اصناف کا کثیر مال ہے، اس کی زکوۃ کا وقت آ گیا

ہے، کیا وہ اندازے سے مال کی قیمت طے کر کے زکوٰۃ ادا کر دے؟ فرمایا: نہیں، بلکہ وہ سونے اور چاندی کی زکوٰۃ سونے چاندی سے ہی دے اور تجارتی مال کی زکوٰۃ اس وقت دے، جب اسے فروخت کرے۔''

(الأموال لابن زنجويه : 1703 ، وسندهٗ صحيحٌ)

جس دن زکوٰۃ فرض ہو، اس دن سامان کی محتاط اندازہ سے قیمت لگائے گا، اس کی ادائیگی اسی وقت بھی ہوسکتی ہے اور مال کے فروخت کرنے پر بھی۔

④ امام میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا حَلَّتْ عَلَيْكَ الزَّكَاةُ فَانْظُرْ مَا كَانَ عِنْدَكَ مِنْ نَقْدٍ أَوْ عَرْضٍ لِلْبَيْعِ، فَقَوِّمْهُ قِيمَةَ النَّقْدِ، وَمَا كَانَ مِنْ دَيْنٍ فِي مَلَاءَةٍ فَاحْسِبْهُ، ثُمَّ اطْرَحْ مِنْهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنَ الدَّيْنِ، ثُمَّ زَكِّ مَا بَقِيَ .

''جب سامان پر زکوٰۃ کا وقت آ گیا (یعنی سال پورا ہو گیا)، تو آپ کے پاس جو بھی نقدی یا سامانِ تجارت موجود ہے، اس کی قیمت کا نقدی کی صورت میں اندازہ لگائیے، جو قرض ہے، اسے شمار کیجئے، پھر اس سے قرض کو نکال دیجئے اور باقی مال پر زکوٰۃ ادا کر دیں۔''

(الأموال للقاسم بن سلام : 1184 ، وسندهٗ حسنٌ)

⑤ فقیہ جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَوِّمْهُ بِنَحْوٍ مِّنْ ثَمَنِهٖ يَوْمَ حَلَّتْ فِيهِ الزَّكَاةُ، ثُمَّ أَخْرِجْ زَكَاتَهٗ .

''اپنے سامان کی اس دن کی قیمت کے مطابق تخمینہ لگائیے، جس دن زکوٰۃ فرض ہوئی ہے، پھر اس پر زکوٰۃ ادا کر دیجئے۔''

(الأموال للقاسم بن سلام : 1182 ، وسندهٗ حسنٌ)